صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

٣٣٢٢، احادیث نبوی کا پُرنور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۳ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

E-mail: nomanii2004@hotmail.com

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

۷۳۲۲ احادیثِ نبوی کا ترجمہ پر مشتمل اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی کے ترجمے

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

فہرست مضامین صحیح مسلم جلد ششم

عنوان	صفحہ
فضیلتوں کے مسائل	
رسول اللہ ﷺ کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔	۱۱
تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا۔	۱۱
رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان۔	۲۱
آپ کے توکل کا بیان۔	۱۲
رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال۔	۱۷
آپ کو اپنی امت پر کسی شفقت تھی اس کا بیان۔	۱۷
آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا۔	۱۹
جب کسی امت پر اللہ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے سامنے گذر جاتا ہے۔	۲۰
حوض کوثر کا بیان۔	۲۰
فرشتوں کا آپ ﷺ کے ساتھ ہو کر لڑنا۔	۲۸
آپ ﷺ کی شجاعت کا بیان۔	۲۸
آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔	۲۹
آپ ﷺ کے اخلاق کا بیان۔	۲۹
رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔	۳۱
بچوں پر آپ ﷺ کی شفقت کا بیان۔	۳۳
آپ ﷺ کی حیاء اور شرم کا بیان۔	۳۴
رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان۔	۳۵
آپ ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان۔	۳۵
آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور تواضع	۳۶
آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے۔	۳۷
آپ ﷺ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان۔	۳۸

عنوان	صفحہ
آپ ﷺ کے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا۔	۳۹
آپ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان۔	۴۱
رسول اللہ ﷺ کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان	۴۳
آپ کے بڑھاپے کا بیان۔	۴۳
مہر نبوت کا بیان۔	۴۵
آپ کی عمر کا بیان۔	۴۶
رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا بیان۔	۴۹
آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے۔	۵۰
رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے۔	۵۱
بے ضرورت مسئلہ پوچھنا منع ہے۔	۵۴
آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں اس پر چلنا واجب نہیں ہے۔	۵۶
آپ کے دیدار کی فضیلت۔	۵۷
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۵۷
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۵۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۶۲
حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۶۷
حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۶۷
حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۶۸
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۷۵
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۸۰
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۸۲

كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا' یہ آدمی نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ ایک لونڈی اس کو حوالے کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا تو حضرت سارہ نے کہا سب خیریت رہی اللہ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلا دی۔ ابوہریرہ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ

٦١٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْحَجَرِ.

باب: حضرت موسیٰؑ کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰؑ تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر)۔ لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰؑ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے۔ ایک بار حضرت موسیٰؑ غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے۔ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور موسیٰؑ اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے' او پتھر میرے کپڑے دے' یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت وہ پتھر تھم گیا' جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰؑ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ ابوہریرہؓ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰؑ کی مار کے۔

لے ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیمؑ کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا۔ انتہی

(۶۱۳۶) ☆ اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰؑ کے' پتھر کو بھاگنا' دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰؑ کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

٦١٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا.

٦١٤٧- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت موسیٰ کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا۔ آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (بادخایے) کی بیماری ہے۔ ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا، وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لئے ہوئے اس کے پیچھے چلے اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھما اور یہ آیت اتری اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے۔

٦١٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ)).

٦١٤٨- ابوہریرہؓ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیلؑ) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ آیا تو حضرت موسیٰؑ نے ان کو ایک طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آویں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے پروردگار! پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تو پھر ابھی سہی۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی مار برابر۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت

(٦١٤٨) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں۔ اور حضرت موسیٰ نے بیت المقدس میں دفن ہونے پر آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو۔ دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں یعنی دلیل ☜